اعتکاف کے بیان پر خوبصورت کتاب

اعتکاف کا بیان

مصنف

علامہ محمد ابراہیم عاصی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

نام کتاب	....	**اعتکاف کا بیان**
مصنف	....	علامہ محمد ابراہیم عاصی
تصحیح	....	علامہ شمس الدین چشتی
تعداد	....	1100
صفحات	....	32
کمپوزنگ	....	فیصل رشید
کاپی پیسٹنگ	....	تنویر احمد
تاریخ اشاعت	....	اگست 2016ء
قیمت	....	-/30 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللہِ

وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ۝

اعتکاف کا بیان

قرآن کا فرمان عالی شان

وَعَھِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ۝

"اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور اسمٰعیل (علیہ السلام) کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، پ ا ع ۱۵)

اس آیت کریمہ سے ثبوت ملتا ہے کہ یہ بہت پرانی عبادت ہے اور گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی جاری تھی۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والے کے لئے پاک وصاف رکھو۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ دین ابراہیمی میں اعتکاف تھا اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو چالیس دن طور سینا پر گزارے تھے وہ بھی ایک طرح کا اعتکاف تھا۔

اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

اعتکاف کے لغوی معنٰی ایک جگہ پر اپنے آپ کو پابند رو کے رکھنے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں اس سے مراد ایک ایسی عبادت ہے جس میں مسلمان مقررہ وقت تک دنیا سے الگ ہو کر یادالٰہی کے لئے مسجد میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ عبادت عموماً رمضان المبارک کے آخری عشرے میں کی جاتی ہے اگرچہ ایسی عبادت کے لئے ہر وقت خود کو مسجد میں پابند کیا جا سکتا ہے لیکن عموماً رمضان کے آخری عشرے میں کسی مسجد میں گوشہ نشین ہونے کو اعتکاف کہا جاتا ہے جو سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔

دو حج دو عمرے کا ثواب

سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باعث تخلیق کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (بیہقی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا اعتکاف فرمانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں مین اعتکاف کے لئے بیٹھتے تھے۔

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیاح لامکاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ جب آپ کا وصال کا سال آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (ریاض الصالحین)

گناہوں سے محفوظ

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے باز رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے۔(ابن ماجہ)(۱)

دس برس کے اعتکاف سے افضل

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں معتکف تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا۔ سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ میں تمہیں غم زدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے۔ اس شخص نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور نبی کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم میں اس کے حق ادا کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کیا میں اس سے تیری سفارش کردوں۔ اس نے عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے۔ اس شخص نے عرض کیا آپ اپنا اعتکاف بھول گئے۔ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبر والے (رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے (اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا، اتنا کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے) جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے اور جو شخص

(۱) بہت سے نیک اعمال جس میں معتکف شرکت نہیں کر پاتا ہے مثلاً جنازہ میں شرکت کرنا مریض کی عیادت کرنا اللہ تعالیٰ معتکف کو اس کام کو کئے بغیر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ عاصی۔

ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرمادیتا ہے جن کی مسافت آسمان وزمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔(طبرانی)

آخری عشرہ کا اعتکاف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے انہیں وفات دی۔

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر سارا قرآن مجید ہر سال ایک بار پیش کیا جاتا تھا لیکن جس سال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی گئی اس سال دوبار پیش کیا گیا اور شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے لیکن وفات کے سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔(مرأۃ المناجیح)

اپنی نذر پوری کرو

سیّدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ رسول عربی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔(۱)

سیّدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نعمت حضور صلی اللہ علیہ

(۱) رات سے مراد دن کے ساتھ ہے۔ اہل عرب رات بول کر چوبیس گھنٹے مراد لیتے ہیں نذر کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہوتا۔ عاصی

وسلم رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے ایک سال اعتکاف نہ کر سکے جب اگلا سال آیا تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ (مرأۃ المناجیح)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب قدر کی تلاش میں اعتکاف فرمایا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ترکی خیمہ کے اندر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر سر مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے اس رات کی تلاش میں پہلا عشرہ کا اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس آنے والا آیا اور مجھے بتایا گیا کہ وہ رات آخری عشرہ میں ہے تو جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ آخری عشرے میں بھی اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی میں نے اس رات کو سویرے اپنے کو گیلی مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا لہٰذا تم اسے (شب قدر کو) آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اس سے حدیث کے رُاوی سیّدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور میری آنکھوں نے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیسویں کی صبح کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی اقدس پر گیلی مٹی کا اثر تھا۔

(مرأۃ المناجیح)

عرش کا سایہ

آقائے نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خلوص کے ساتھ اعتکاف کرے اللہ عزوجل اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب درج فرمائے گا اور اس کو قیامت کے دن اپنے

عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

پانچ سو برس کی راہ

سیاح لامکاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رضائے الٰہی کے لئے بغیر ریا کے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اس کو ہزار راتوں کی عبادت کا ثواب ملے گا اور اعتکاف کرنے والے اور دوزخ کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین)

اعتکاف کے لئے ضروری ہے

اعتکاف کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جنہیں ارکان اعتکاف کہا جاتا ہے اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو اعتکاف نہ ہوگا لہٰذا اعتکاف کے چار ارکان ہیں: اعتکاف کا پہلا رکن نیت ہے مگر بعض ائمہ نے اسے رکن قرار دیا بلکہ شرط قرار نہیں دیا ہے بہرحال رکن یا شرط تسلیم کیا جائے نیت اعتکاف کے لئے ضروری ہے۔

دوسرا رکن معتکف کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک اعتکاف کرنے والا نہیں تو اعتکاف کیسے ہوگا۔ تیسرا رکن مسجد کا ہونا ہے کیونکہ مسجد کے بغیر کسی اور جگہ ویسے ہی بیٹھ جانا اعتکاف نہیں کہلاتا چوتھا رکن معتکف کا مسجد میں رہنا ہے۔ اگر معتکف دورانِ اعتکاف مسجد میں نہیں رہتا تو اعتکاف نہیں ہوگا۔

شرائط اعتکاف

اعتکاف کے لئے چند شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے (۱) اعتکاف کرنے والے کا مسلمان ہونا کیونکہ اعتکاف صرف مسلمانوں کی عبادت ہے (۲) اعتکاف

کرنے والے کا عاقل ہونا لہٰذا جس کے ہوش وحواس درست نہ ہوں اس کا اعتکاف نہیں لہٰذا دیوانے کا اعتکاف نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی اللہ کا دیوانہ ہو تو اس کا معاملہ الگ ہے (۳) واجب اور سنت اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے (۴) عورت کے اعتکاف کے لئے عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا ضروری ہے (۵) عورتوں کا اعتکاف گھر میں ہوگا مسجد میں نہیں (۶) معتکف کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ جو نابالغ اچھے برے کی تمیز کا شعور رکھتا ہو اعتکاف کرسکتا ہے۔

اعتکاف کے درجات

سب سے افضل درجے کا اعتکاف مسجد حرام کا اعتکاف ہے[1] پھر اس کے بعد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا درجہ ہے اس کے بعد بیت المقدس کے اعتکاف کا درجہ ہے پھر اس کے بعد جامع مسجد کے اعتکاف کا درجہ ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

اسلامی عبادت کی جس طرح مختلف قسمیں ہوتی ہیں یعنی فرض، واجب، سنت اور نفل، اسی طرح اعتکاف کی بھی قسمیں ہیں۔ اعتکاف اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں ہے لیکن صوفیاء اہل تقویٰ نے دل کی نورانیت کے لئے اسے اکسیر قرار دیا ہے۔ اسلامی فقہ کی رو سے اعتکاف کی تین قسمیں ہے:

(۱) واجب اعتکاف

(۲) سنت اعتکاف

(۳) نفل اعتکاف

واجب وہ اعتکاف ہے جو نذر یعنی منت ماننے سے واجب ہوجائے یا کسی

(۱) کیونکہ یہ مسجد کعبہ شریف کی نسبت سے روئے زمین کی تمام مساجد سے افضل درجہ رکھتی ہے۔ عاصی

مسنون اعتکاف کو فاسد کرنے سے واجب ہوگیا ہو۔ سنت اعتکاف وہ اعتکاف ہے جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے چونکہ فخر موجودات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ان دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اسی لئے اسے سنت اعتکاف کہا جاتا ہے۔ نفل اعتکاف وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ ان تینوں قسم کے احکام الگ الگ ہیں۔

واجب اعتکاف کا بیان

واجب اعتکاف وہ ہے جو نذر اور منت کے طور پر کیا جائے اللہ تبارک وتعالیٰ سے نذر اور منت مانگنے کا رواج بہت پرانا ہے۔ گزشتہ امتوں میں اللہ عزوجل سے نذر اور منت مانگنا جائز تھا اور اسلام میں بھی اسے برقرار رکھا گیا حتیٰ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اگر کسی نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے منت مانگی اور وہ پوری ہوگئی تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرنے کی ترغیب دی گئی جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔

منت کے اعتکاف سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ عزوجل سے وعدہ کرے کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہوگیا تو اس کے بدلے میں شکرانے کے طور پر اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اس صورت میں اگر کام پورا ہوا جائے تو اعتکاف لازمی ہو جائے گا اسی طرح کے اعتکاف کو واجب اعتکاف کہا جاتا ہے۔

نذر کی قسمیں

نذر کی دو قسمیں ہیں (۱) نذر معین (۲) نذر غیر معین۔ نذر معین وہ اعتکاف ہے جس میں کسی خاص مہینے یا دنوں کا اعتکاف کرنے کی نیت کی جائے مثال کے

طور پر اگر یہ نیت کرے کہ رجب میں دس دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح ان دنوں کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا جن دنوں کی نذر مانی ہے اگر کسی وجہ سے ان دنوں کا اعتکاف نہ کیا تو پھر اس کی قضا پوری کرنا ضروری ہوگا۔

نذر غیر معین وہ اعتکاف ہے جس میں نذر ماننے کے وقت کوئی مہینہ یا تاریخ مقرر نہ کی جائے بلکہ یوں کہا جائے کہ اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا مثال کے طور پر یہ نذر مانی کہ تین دن کا اعتکاف کروں گا تو اس طرح سے عام دنوں میں جب چاہے کرسکتا ہے۔ جب بھی کرے گا تو نذر پوری ہو جائے گی۔

اعتکاف کی نذر ماننے کا طریقہ

اعتکاف کی منت مانتے ہوئے دل اور زبان سے یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ فلاں دن یا اتنے دن کے اعتکاف کی منت مانتا ہوں یا اس طرح کہے کہ میں اللہ عزوجل سے عہد کرتا ہوں کہ فلاں دن کا اعتکاف کروں گا یا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مجھے بیماری سے نجات دی تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اس طرح نذر صحیح ہوگی اور اعتکاف واجب ہوگا۔ منت میں اقرار ضروی ہے۔ اس لئے منت مانتے ہوئے ایسے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے، جس سے اقرار ظاہر ہو۔

واجب اعتکاف کے مسائل

(۱) واجب اعتکاف میں روزے رکھنا ضروری ہے کیونکہ بغیر روزہ کے یہ اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۲) صرف دن کے وقت کی نذر مانی تو صرف دن کا اعتکاف واجب ہوگا چنانچہ اسے چاہئے کہ صبح صادق سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور شام غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے۔ ہاں اگر ایک دن اعتکاف کی نذر مانتے وقت دل میں یہ

نیت کی تھی کہ چوبیس گھنٹے اعتکاف کروں گا یعنی رات بھی اعتکاف میں بسر کروں گا تو پھر رات دن کا اعتکاف لازم ہوگا۔ اس صورت میں چاہئے کہ رمضان کے اعتکاف کی طرح غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو اور اگلے غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے۔

(۳) صرف ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ رات کے وقت روزہ نہیں ہوسکتا اور واجب اعتکاف روزہ کے بغیر نہیں ہوتا۔

(۴) اگر دو یا زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی تو ان دنوں کے ساتھ راتیں بھی شامل ہوں گی ایسے ہی اگر دو یا زیادہ راتوں کا اعتکاف کی نذر مانی تو اس میں دن بھی شامل کرنے پڑیں گے ورنہ اعتکاف نہ ہوگا۔

(۵) اگر دو یا زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی اور نیت یہ تھی کہ صرف دن ہی میں اعتکاف کروں گا اور رات کو مسجد سے باہر آجایا کروں گا تو یہ نیت شرعاً درست ہے اس صورت میں صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوگا۔ چنانچہ ایسا شخص روزانہ صبح صادق سے پہلے غروب آفتاب کے بعد آجائے تو اعتکاف درست ہوگا۔

(۶) جب ایک سے زیادہ دنوں کے اعتکاف کی نذر مانی تو ان دنوں میں پے در پے روزانہ اعتکاف کرنا واجب ہے بیچ میں وقفہ کرکے اعتکاف نہیں کرسکتا۔ مثلاً کسی شخص نے نذر مانی کہ ایک ماہ اعتکاف کروں گا تو مسلسل ایک مہینے تک بغیر وقفے کے روزے کے ساتھ اعتکاف کرنا واجب ہے اگر کسی دن کا اعتکاف چھوٹ جائے تو پھر شروع سے پورے مہینے کا اعتکاف کرنا ہوگا البتہ اگر نذر مانتے وقت یہ ارادہ کیا متفرق دنوں کا اعتکاف کروں گا تو پھر وقفے کے ساتھ بھی اعتکاف کیا

جاسکتا ہے۔

(۷) جن صورتوں میں اعتکاف کی نذر میں دن کے ساتھ رات بھی شامل ہو ان سب صورتوں میں طریقہ یہی ہوگا کہ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو یعنی رات سے اعتکاف کی ابتدا کرنی چاہئے۔

اعتکاف کا فدیہ

واجب اعتکاف پورا نہ کرنے کی صورت میں فدیہ دینا ضروری ہے یعنی اگر کسی شخص نے اعتکاف کی نذر مانی مگر بعد میں اعتکاف نہ کیا تو اسے چاہے کہ فدیہ ادا کرے اگر کوئی شخص واجب اعتکاف ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کے ورثاء کو اس کا فدیہ ادا کر دینا چاہئے۔ واجب اعتکاف کے ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے' اگر کھانا نہ کھلائے تو اس کی قیمت ادا کرے۔

اگر کسی شخص نے بیماری کی حالت میں یہ منت مانی کہ میں تندرست ہو جاؤں تو اتنے دن کا اعتکاف کروں گا اگر وہ تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو اس صورت میں اس پر کچھ واجب نہ ہوگا اس لئے اس کے اعتکاف کا فدیہ دینا ضروری نہیں۔

سنت اعتکاف کا بیان

سنت اعتکاف وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے رمضان المبارک میں کیا جاتا ہے چونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود یہ اعتکاف رمضان المبارک کے فرض ہونے سے آخری دم تک کیا ہے۔ یہ اعتکاف رمضان المبارک کے پہلے دوسرے یا تیسرے عشرے میں کیا جاسکتا ہے لیکن شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے تیسرے عشرے میں اعتکاف کیا اس لئے کہ آخری عشرہ قابل ترجیح ہے۔ یہ اعتکاف بیسویں رمضان المبارک سے

شروع ہوتا ہے اور آخری روزے کے افطار تک رہتا ہے چونکہ اس اعتکاف کا آغاز اکیسویں شب سے ہوتا ہے اور رات غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اعتکاف کرنے والے کو چاہئے کہ بیسویں روزے کے مغرب سے اتنا پہلے مسجد میں پہنچ جائے کہ غروب آفتاب مسجد میں ہو یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ایک بستی یا محلے میں سے چند افراد یا کوئی ایک شخص اعتکاف کر لے تو تمام اہل محلہ کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگر کوئی شخص بھی اپنے علاقے سے اعتکاف ادا نہ کرے تو سارے محلے والوں پر ترک سنت کا گناہ ہوگا البتہ یہ بات یاد رکھیں کہ مسجد میں اگر کسی اور علاقے کا آدمی آ کر اعتکاف کرے تو بھی اہل محلہ کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی تیسری قسم نفلی اعتکاف ہے اس اعتکاف کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں اور نہ ہی کوئی خاص وقت متعین ہے۔ نفلی اعتکاف تھوڑے وقت کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔

اعتکاف کی نیت

نفلی اعتکاف کے لئے نیت کرنا ضروری ہے۔ نیت اس طرح کریں پہلے: ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھیں پھر کہیں ''نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ'' یعنی میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔ یہ نیت خواہ عربی زبان میں کر لیں یا اپنی زبان میں کریں نیت ہو جائے گی۔

نفلی اعتکاف کا طریقہ

نفلی اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں مسجد

میں رکھتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیں اس کے بعد مسجد میں نماز ادا کریں تلاوت قرآن کریں جس طرح بھی مصروف عبادت رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اس میں دو فائدے ہیں۔ ایک تو اصل عبادت کا ثواب اور دوسرا اعتکاف کا ثواب بھی حاصل ہوجائے گا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اگر عشرے سے کم دن کی نیت کریں تو وہ نفلی اعتکاف ہوگا۔ رمضان المبارک میں نفلی اعتکاف کا بھی بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

نفلی اعتکاف صرف اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک آدمی مسجد میں رہے جونہی کوئی نفلی اعتکاف کرنے والا مسجد سے باہر آئے گا تو اس کا اعتکاف ختم ہوجائے گا۔

نفلی اعتکاف میں اگر کوئی مقررہ وقت یا دن کا اعتکاف کرنے کی نیت کرے تو اسے پورا کرنا چاہئے اگر اس نیت کردہ وقت سے پہلے اعتکاف پورا ہونے سے پہلے مسجد سے باہر آنا پڑے تو صرف اتنی دیر کا ثواب ملے گا جتنی دیر اعتکاف میں رہا اور باقی کی قضا ضروری نہیں بلکہ مسجد سے نکلنے پر اعتکاف ختم ہوجائے گا۔

نفلی اعتکاف کی مدت اگرچہ مقرر نہیں جتنا عرصہ چاہے اعتکاف کرسکتا ہے لیکن طویل عرصہ اعتکاف کرتے ہوئے یہ بات خیال رکھنا چاہئے کہ جن کے ذمہ والدین، بیوی، بچے کے حقوق ہیں اور ان کے حقوق لمبے عرصے کے اعتکاف سے متاثر ہوں گے اور اس طرح حقوق العباد میں کوتاہی ہونے کا ڈر ہو تو ان کے لئے اس طرح لمبے عرصے کا نفلی اعتکاف درست نہیں لیکن جن کے ذمہ کوئی حقوق فرائض واجب الادا نہ ہوں تو ان کے لئے روحانیت کے حصول کے لئے طویل اعتکاف کرنا بہت فائدہ مند ہے۔

جن لوگوں کو رمضان شریف میں سنت اعتکاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو ان کو چاہئے کہ وہ اعتکاف سے بالکل محروم نہ رہیں بلکہ نفلی اعتکاف کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنے دن اعتکاف کرسکتے ہوں نفلی اعتکاف کرلیں اگر زیادہ دن نہ کرسکیں تو جب موقع ملے ایک دن ہی کا اعتکاف کرلیں اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو چند گھنٹے کا اعتکاف کرلیں اور کم از کم مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ نیت تو کر ہی لیا کریں کہ جتنی دیر مسجد میں رہیں گے اعتکاف کی حالت میں رہیں گے اور اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا یہ بہت بہتر ہے۔

اعتکاف کی جگہ

اعتکاف کی لازمی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اعتکاف مسجد میں کیا جائے پھر مسجد وہ ہونی چاہئے جہاں پنجگانہ نماز باجماعت ہوتی ہو اگر جامع مسجد ہو تو زیادہ بہتر ہے لیکن جس مسجد میں پانچوں وقت کی جماعت نہ ہوتی ہو وہاں اعتکاف درست نہیں۔

دورانِ اعتکاف، اعتکاف کرنے والے کا مسجد کی حدود میں رہنا ضروری ہے۔ لہٰذا جس مسجد میں بھی اعتکاف کیا جائے اس کی حدود کا علم ہو تو بہتر ہے اگر معلوم نہ ہو تو کسی سے معلوم کرلینی چاہئے کیونکہ اعتکاف میں ضروری ہے کہ مسجد کی حدود میں ہی رہا جائے۔ وضو خانہ، غسل خانہ، استنجاء کی جگہ نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ امام صاحب کا حجرہ محراب مینارہ وغیرہ میں مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے لہٰذا دوران اعتکاف مسجد کے اس حصے میں جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا بعض مساجد میں ضروریات والا حصہ اصل مسجد سے بالکل الگ ہوتا ہے جو آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے بعض مساجد میں یہ حصہ اصل مسجد سے اس طرح متصل ہوتا ہے کہ ہر شخص

اسے پہچان نہیں سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک مسجد والے اس کی تصدیق نہ کردیں فلاں فلاں حصہ مسجد کا ہے اس کا پتا نہیں چلتا اس لئے اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مسجد کا احاطہ معلوم کرے۔

وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں چنانچہ وہ مساجد جہاں وضو خانے اصل مسجد کے ساتھ ہی ہوتے ہیں وہاں عام طور پر انہیں بھی مسجد کا حصہ خیال کیا جاتا ہے جو درست نہیں۔

وضو خانے مسجد کا حصہ نہیں اس لئے اگر اعتکاف کرنے والا بلاعذر وہاں جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

مسجد کی سیڑھیاں جن پر چڑھ کر لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں وہ بھی مسجد میں داخل نہیں اس لئے اعتکاف کرنے والے کو بلا شرعی ضرورت کے وہاں جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں کے صحن میں جو کوئی حوض بنا ہوتا ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے جن مسجدوں میں نماز جنازہ کے لئے الگ جگہ بنی ہوتی ہے وہ بھی مسجد سے الگ ہوتی ہے۔ اعتکاف کرنے والے کو وہاں جانا جائز نہیں۔

اعتکاف میں مسجد سے باہر نکلنے کی صورتیں

اعتکاف کرنے والا ان کاموں کے لئے مسجد سے نکل سکتا ہے جن کی شریعت نے اجازت دی ہے۔ ان کے علاوہ اور کام کے لئے نکل نہیں سکتا وہ کام رفع حاجت، وضو، غسل اور بحالت مجبور کھانا لانا اس کے علاوہ اگر وہاں جمعہ نہیں ہوتا ہے تو نماز جمعہ کے لئے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

ہے کہ آپ فرماتی ہیں اعتکاف کرنے والے کے لئے اعتکاف کے معاملے میں سنت یہ ہے کہ نہ مریض کی عیادت کے لئے جائے نہ جنازے میں شرکت کرے نہ عورت کو ہاتھ لگائے نہ اس کے جسم کے ساتھ جسم مس کرے نہ کسی حاجت کے لئے مسجد سے نکلے سوائے اس حاجت کے جس کے لئے مسجد سے نکلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ مسجد اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں۔

رفع حاجت

مسجد سے باہر نکلنے کا ایک جواز رفع حاجت ہے اگر مسجد کے ساتھ رفع حاجت کی جگہ ہو تو وہاں تک جا سکتا ہے اگر مسجد سے بیت الخلا (پاخانہ گھر) باہر ہو تو اعتکاف کرنے والا وہاں تک جا سکتا ہے اگر مسجد کے ساتھ رفع حاجت کا انتظام نہیں تو مسجد سے قریب رفع حاجت کے لئے اپنے گھر میں بھی جا سکتا ہے۔

اگر بیت الخلاء عام ہو تو خالی ہونے تک انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے لیکن ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ٹھہرنا جائز نہیں۔ اگر جان بوجھ کر ٹھہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ بیت الخلاء جاتے یا واپس آتے وقت راستہ میں یا گھر میں سلام کا جواب دینا یا مختصر بات چیت کر لینا جائز ہے سلام کہنا بھی درست ہے اس کے علاوہ دنیاوی گفتگو کرنا درست نہیں۔ بیت الخلاء جاتے وقت تیز چلنا ضروری نہیں ضرورت کے مطابق آہستہ چلنا بھی درست ہے۔

قضائے حاجت کو جاتے وقت کسی شخص کے ٹھہرانے سے نہ ٹھہرنا چاہئے بلکہ چلتے چلتے اسے بتا دینا چاہئے کہ میں اعتکاف میں ہوں اس لئے نہیں ٹھہر سکتا اگر کسی کے ٹھہرانے سے ٹھہر گیا اور باتیں کرنے لگا اور حال احوال پوچھنے لگا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کرنے والے کے لئے غسل کے احکام

اعتکاف میں شوقیہ غسل کرنے کی اجازت نہیں۔ یعنی جب انسان کا دل چاہتا ہے نہا لیتا ہے اس طرح اعتکاف میں جائز نہیں۔ خصوصاً گرمیوں میں لوگ دن میں دو تین مرتبہ گرمی کی شدت کو دور کرنے کے لئے اکثر نہاتے ہیں تو اعتکاف میں اس طرح کا غسل کرنا جائز نہیں۔

اعتکاف والوں کو احتلام کی صورت میں غسل کرنا ضروری ہے اور غسل کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے مگر یاد رہے کہ احتلام ہونے سے اعتکاف میں کوئی فرق نہیں آتا اس صورت میں چاہئے کہ پہلے وضو یا تیمم کرے اس کے بعد غسل کا انتظام کرے۔ تیمم کے لئے مسجد کی دیوار یا صحن استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سردیوں کے موسم میں اگر احتلام ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے تکلیف یا کوئی مرض لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو اعتکاف کرنے والا تیمم کر کے مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کر دے تا کہ پانی گرم ہو جائے اور مسجد میں غسل خانے میں پانی منگوا کر نہا لے یا گھر پر جا کر غسل کر لے۔

احتلام کے ضروری غسل کے علاوہ گرمی کی شدت کے سبب جسمانی تلخی اور بے چینی کو دور کرنے کے لئے غسل کرنا جائز ہے یا جسم پر میل کچیل بہت زیادہ ہو جائے اور جسم سے بو آنے لگے تو اس صورت میں بھی نہانا دھونا درست ہے۔

اعتکاف میں جمعہ کے غسل کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں کیونکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال اعتکاف فرمایا اور ہر اعتکاف میں جمعہ آیا مگر کسی روایت میں یہ ثابت نہیں کہ آپ نے غسل فرمایا ہو اور اعتکاف سے جمعہ کے غسل کے لئے باہر تشریف لے گئے ہوں البتہ مسجد میں رہ کر مسجد کے ملحقہ

غسل خانے میں غسل کرے تو درست ہے کیونکہ جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون ہے۔

اعتکاف کرنے والوں کے لئے احکام وضو

اعتکاف کرنے والے کو مسجد کے ساتھ والی جگہ پر وضو کرنا چاہئے یعنی مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ اعتکاف کرنے والا خود تو مسجد میں رہے لیکن وضو کا پانی مسجد سے باہر گرے تو وضو کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

بعض مسجدوں میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے الگ پانی کی ٹونٹیاں اس طرح لگا دی جاتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والا خود مسجد میں بیٹھتا ہے لیکن ٹونٹی کا پانی مسجد سے باہر گرتا ہے۔ اگر مسجد میں ایسا انتظام نہیں ہے تو کسی غیر معتکف سے لوٹے میں پانی منگوا کر مسجد کے کنارے پر اس طرح وضو کرے کہ پانی مسجد سے باہر گرے لیکن اگر کسی مسجد میں ایسی صورت ممکن نہ ہو تو وضو کے لئے مسجد سے باہر وضو خانے یا وضو خانہ نہ ہو تو کسی اور قریبی جگہ جانا جائز ہے اور یہ حکم ہر قسم کے وضو کا ہے خواہ وہ فرض نماز کے لئے کیا جا رہا ہو یا نفلی عبادتوں کے لیے جن صورتوں میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے وضو کے لئے باہر نکلنا جائز ہے ان میں وضو کے ساتھ مسواک کرنا دانت مانجھنا صابن لگانا تولیہ سے اعضاء خشک کرنا بھی جائز ہے لیکن وضو کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی باہر ٹھہرنا جائز نہیں اور نہ راستے میں رکنا جائز ہے۔

اعتکاف کرنے والوں کے لئے نماز جمعہ

بہتر ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں کیا جائے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہو تا کہ نماز جمعہ کے لئے باہر نہ جانا پڑے۔ اگر اعتکاف کرنے والا ایسی مسجد میں اعتکاف کے

لئے بیٹھا ہو جہاں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو تو قریبی جامع مسجد میں جا کر جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے لیکن بہت زیادہ پہلے جانے کی اجازت نہیں۔ جمعہ کی اذان اور خطبہ سے صرف اتنا پہلے جائے کہ فرض سے پہلے سنتیں ادا کر سکے۔ اگر کوئی شخص جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا اور وہاں جا کر باقی ماندہ اعتکاف اسی مسجد میں پورا کرنے کے لئے وہیں ٹھہر گیا تو اعتکاف ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

ایک مسجد سے دوسری مسجد میں منتقل ہونا

اعتکاف کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ اس نے جس مسجد میں اعتکاف شروع کیا ہے اسی میں پوری کرے لیکن اگر کوئی ایسی شدید مجبوری پیش آجائے کہ وہاں اعتکاف پورا کرنا ممکن نہیں مثلاً وہ مسجد منہدم ہو جائے یا کوئی شخص زبردستی وہاں سے نکال دے یا وہاں رہنے میں جان و مال کا قوی خطرہ ہو تو دوسری مسجد میں منتقل ہو کر اعتکاف پورا کرنا جائز ہے اور اس غرض کے لئے باہر نکلنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہاں سے نکلنے کے بعد راستے میں کہیں نہ ٹھہرے بلکہ سیدھا دوسری مسجد میں چلا جائے۔ (فتح القدیر)

مفسدات اعتکاف

وہ کام جن سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے انہیں مفسدات اعتکاف کہتے ہیں۔

اعتکاف کی حالت میں مباشرت کرنا حرام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(بقرہ: آیت: ۱۸۷)

"اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے"۔ (ترجمہ: کنزالایمان، پ۲ ع۷)

اعتکاف کی حالت میں کسی اعتکاف کرنے والے کو اپنی بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی اعتکاف کرنے والا مسجد سے نکل کر اپنے گھر جا کر اپنی بیوی سے مباشرت کرے یا اس سے شہوت انگیز حرکات کرے تو اس طرح اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ اس طرح بالکل نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا تقویٰ اور پرہیزگاری کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اعتکاف کا مقصد ہی دنیا داری کے کاموں سے الگ ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔

قضا واجب ہوگی

اعتکاف میں بیٹھا ہوا مسلمان اگر مرتد ہو جائے (نعوذ باللہ) تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا پھر اگر دوبارہ اسلام لے آئے تو اس کی قضا واجب ہوگی۔

نشہ آور چیز کا استعمال

اعتکاف میں بیٹھ کر نشہ آور چیز استعمال کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا:

(۱) نشہ تو ویسے ہی حرام ہے پھر اعتکاف میں اس کا استعمال کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہے لہٰذا اگر کوئی نشہ کا عادی ہو تو اسے اعتکاف میں ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیشہ کے لئے اس عادت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

---

(۱) نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ مؤلف: عاصی

جنون اور بے ہوشی

اگر کسی اعتکاف کرنے والے پر جنون اور بے ہوشی طاری ہو جائے اور وہ مسلسل رہے تو اس صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حیض اور نفاس

اگر اعتکاف کرنے والی عورت حیض ونفاس میں مبتلا ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

روزہ ٹوٹنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے روزہ توڑ دینے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ روزہ خواہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

اعتکاف ٹوٹ جانے سے کیا کرے

کسی وجہ سے اگر سنت اعتکاف ٹوٹ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔ (شامی)

قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی دن غروب آفتاب سے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کر لیں اور اگر اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کے لئے اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی لیکن زندگی کا بھروسہ نہیں اس لئے جلد از جلد قضا کرنی چاہئے۔ سنت اعتکاف ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ آخری عشرہ باقی دنوں میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھا جا سکتا ہے اس طرح سنت موکدہ تو ادا نہ ہوگی لیکن نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا۔

اعتکاف توڑنے کی صورتیں

اعتکاف کے دوران ایسی بیماری لاحق ہو جائے جس کا علاج مسجد سے باہر جانے کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے اگر دوران اعتکاف بیمار ہو جائے اور بیماری زیادہ شدید قسم کی نہ ہو لیکن اعتکاف کرنے والا خود ہی معمولی بیماری یا کسی اور خوف کی وجہ سے مسجد سے چلا جائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا عام بیماری کی حالت میں اعتکاف ہی میں رہ کر ڈاکٹر یا طبیب بلوا کر علاج کروایا جائے لیکن اگر بیماری اتنی شدید قسم کی ہو کہ اعتکاف کرنے والے کو ہسپتال لے جائے بغیر چارہ نہیں تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

ماں باپ بیوی بچوں کی تکلیف

اگر ماں باپ بیوی بچے کسی ایسی تکلیف میں مبتلا ہو جائیں جس میں خاص توجہ کی ضرورت ہو تو ان کے لئے اعتکاف توڑنا جائز ہے مثلاً ماں باپ کو اچانک

شدید مرض لاحق ہو جائے یا کوئی حادثہ ہو جائے اور اس میں شدید چوٹیں لگ گئی ہوں اور انہیں ہسپتال لے جانا ہے اور گھر میں کوئی دوسرا تیمار داری والا نہیں تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

جنازہ

ماں باپ، بہن بھائی یا کوئی عزیز اگر اچانک فوت ہو جائے تو ان کی تجہیز و تکفین کے لئے اعتکاف توڑ لینا جائز ہے اگر کسی کا مرشد فوت ہو جائے تو اس صورت میں اعتکاف توڑ سکتا ہے۔

زبردستی

اگر کوئی اعتکاف کرنے والے کو زبردستی مسجد سے نکال دے یا حکومت کسی کو حالت اعتکاف میں گرفتار کر لے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا مگر اس صورت میں اعتکاف کرنے والے پر اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔

عورتوں کا اعتکاف

عورتوں کا اعتکاف اپنے گھروں میں ہے۔ گھر میں عموماً جس جگہ پر نماز ادا کی جاتی ہے وہاں عورتیں اعتکاف کریں اگر کوئی مقررہ جگہ نہیں تو گھر میں کسی ایک جگہ کو مقرر کر کے وہاں اعتکاف کریں۔ مسجد میں عورتوں کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں کتنی خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جو اللہ عزوجل کو راضی کرنے کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں گھروں میں اعتکاف کرتی ہیں۔ خواتین کے لئے بھی یہی حکم ہے بیسویں روزے کی شام کو اعتکاف کی جگہ پر معتکف ہو جائیں اور آخری روزہ مکمل کر کے اعتکاف کی جگہ سے نکل آئیں۔ اعتکاف کرنے والی عورت کو

اعتکاف میں بیٹھ کر گھر کے کام کاج کرنے کی اجازت نہیں بلکہ گھر کا کام بیٹی یا کسی اور کو کرنا چاہئے اور اعتکاف کرنے والی عورت کو اپنی عبادت گاہ پر رہنا چاہئے البتہ اگر کوئی گھر میں کھانا پکانے والا نہ ہو تو اعتکاف والی عورت کو جلد از جلد کھانا تیار کر لینے کی اجازت ہے۔

اعتکاف کرنے کے لئے عورت کو اپنے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ مرد کے حقوق عورت پر مقدم ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ خاوند وظیفۂ زوجیت (صحبت) کے بغیر چند دن نہ گزار سکتا ہو اور اعتکاف کی پابندی کی وجہ سے بیوی کے پاس نہ جانے کی صورت میں برائی میں مبتلا ہو جائے اس لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے لیکن جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اعتکاف کی اجازت دے دے تو پھر اجازت منسوخ نہیں کر سکتا۔

اعتکاف کے دوران عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اعتکاف ختم ہو جائے گا لہٰذا جب عورت پاک ہو جائے تو جتنے دن واجب اعتکاف کے رہ گئے ہوں وہ بعد میں پورے کرے اگر سنت اعتکاف تھا تو اس میں قضا پوری کرنا لازم نہیں اگر قضا پوری کر لی جائے تو بہتر ہے اگر نہ کر سکے تو گناہ بھی نہیں اور نفل اعتکاف کی کوئی قضا نہ ہوگی۔

اعتکاف کرنے والی عورت کو ذکر الٰہی تلاوت قرآن اور نوافل ادا کرنے چاہئیں اور اعتکاف میں اسے اپنے بستر پر لیٹنے سونے اٹھنے بیٹھنے کی اجازت ہے تاکہ وہ مقررہ مدت آسانی سے عبادت میں گزار سکے البتہ گرمیوں کے موسم میں شدید گرمی کے باعث اگر عورت رات اپنے کمرے میں نہ گزار سکتی ہو تو جب رات کے وقت اہل خانہ سو جائیں تو وہ اعتکاف کی جگہ سے نکل کر بالا خانے پر یا گھر کی

ایسی جگہ پر بھی محوِ عبادت رہ سکتی ہے جہاں وہ راحت محسوس کرے اس کے علاوہ رفع حاجت اور وضو کے لئے اپنی جگہ سے نکل گئی ہے۔

اعتکاف کے متفرق مسائل

☆خنثیٰ (ہجڑا) مسجد بیت (وہ جگہ جو گھر میں نماز کے لئے خاص کی گئی ہو) میں اعتکاف نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

☆ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کرسکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لئے روزے رکھنے ہوں گے۔ (عالمگیری)

☆عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے۔ (عالمگیری)

☆شوہر نے ایک مہینے کے اعتکاف کی اجازت دی اور عورت لگاتار پورے مہینے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کہ تھوڑے تھوڑے کر کے ایک مہینہ پورا کرے اور اگر کسی خاص مہینے کی اجازت دی ہے تو اب اختیار نہیں۔ (عالمگیری)

☆اعتکاف واجب میں اعتکاف کرنے والے کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا اگرچہ بھول کر نکلا ہو اسی طرح سنت اعتکاف بھی بغیر عذر کے نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح عورت مسجد بیت میں واجب اعتکاف یا سنت اعتکاف کے لئے بیٹھی تو بغیر عذر وہاں سے نکل نہیں سکتی اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔ (ردالمحتار)

☆اعتکاف کے دوران حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اعتکاف پورا کر کے جائے اور اگر وقت کم ہے کہ اعتکاف پورا کرے گا تو حج کے ایام گزر جائیں گے تو حج کو

اعتکاف کا بیان ٣١

چلا جائے پھر سرے سے اعتکاف کرے۔ (ردالمحتار)

☆اگر منت مانتے وقت یہ شرط کرلی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ او رمجلس علم میں حاضر ہوگا تو یہ شرط جائز ہے اب اگر ان کاموں کے لئے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا مگر صرف دل میں نیت کرلینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہہ لینا ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

☆اعتکاف کرنے والے کو وطی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے انزال ہو یا نہ قصداً یا بھولے سے مسجد میں ہو یا باہر رات میں ہو یا دن میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆